

مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ

پہاڑ گنج کے قریب پنجگولیاں روڈ پر عبدالمگیری کے ایک عظیم بزرگ حضرت سید حسن رسول نماء کا مزار ہے۔ اس مزار پر عرس کے موقع پر دہلی کے تمام زنانے اور بیہڑے بھی جمع ہوتے تھے اور اس کے بارے میں یہ حکایت مشہور تھی کہ ایک روز دہلی کے زنانوں نے سید حسن صاحب کے ساتھ دل لگی کرنے کا پروگرام بنایا اور ایک مسہری پر زندہ بیہڑے کو لٹا کر مردے کی طرح ان کے پاس لے گئے اور کہا کہ اس کی نماز پڑھا دو۔ سید صاحب نے کہا کہ مردے کی نماز پڑھاؤں یا زندہ کی؟ زنانوں نے کہا کہ مردے کی۔ سید صاحب نے اس پر جنازہ کی نماز پڑھا دی۔ زنانوں نے مسہری کے اوپر سے کپڑا بٹایا تو یہ دیکھا کہ وہ زندہ واقعی مردہ پڑا تھا۔

اس کرامت کی وجہ سے زنانے ہر عرس میں شریک ہوتے تھے، اب وہ صورت نہیں رہی۔ ایک دفعہ پہاڑ گنج میں مجلس احرار کی کانفرنس تھی۔ تقسیم کے پہلے کی بات ہے، مجلس احرار کے رہنما محمد سنگتر اشان میں ٹھہرے ہوئے تھے، ان میں مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری بھی تھے حافظ عبد العزیز نے کہا، شاہ جی! ہمارے قریب اتنے بڑے بزرگ کا مزار ہے اور ان کے عرس میں زنانے جمع ہوتے ہیں اور بڑی بے بودگی ہوتی ہے۔

علاقے کے لڑکے بالے ان سے چھیڑ خانیاں کرتے ہیں، آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم احرار کے رضا کاروں کے ذریعہ اس بدعت کو ختم کر ادیں اور زنانوں کو عرس میں نہ آنے دیں۔ شاہ جی کو رات کی تقریر کا ایک دلچسپ موضوع مل گیا، بولے، اچھا ٹھیکیدار تم مجھے رات کو تقریر سے پہلے اشارہ کر کے یاد دلاؤ نا۔

رات کو عطاء اللہ شاہ بخاری کو تقریر ہوئی، شہر کے تمام جھگڑالو مسلم لیگی جلد کو خراب کرنے کے لئے جمع ہو گئے۔ شاہ جی کو بتایا گیا۔

شاہ جی نے تقریر شروع کی اور یہاں سے شروع کی کہ۔

”ہمارے ٹھیکیدار صاحب نے دہلی کے مشہور بزرگ کے مزار پر عرس کے موقع پر دہلی کے مردانوں کے ساتھ دہلی کے زنانوں کے جمع ہونے کی شکایت کی ہے۔ پہلے میں ٹھیکیدار صاحب سے نمٹ لوں پھر دوسری باتیں کروں گا۔“

ٹھیکیدار صاحب! دنیا میں تین قسم کے آدمی ہیں جنس ثقیل (مرد) جنس لطیف (عورتیں) جنس کثیف (زنانے بیہڑے) اس جنس کثیف سے عالمگیر بادشاہ بھی بہت تنگ تھا۔

اس نے کہا کہ عالمگیر کو یہ اطلاع ملی ہو

کہ دہلی کے زنانے سید صاحب کو پریشان کرتے ہیں۔
صبح کو جب عالمگیر قلعہ سے باہر نکلا تو دیکھا کہ شہر کے تمام زنانے قطار باندھے ایک دوسرے کے پیچھے جگی بنے ہوئے کھڑے ہیں۔

عالمگیر نے آدمی بھیجا کہ یہ کیا حرکت ہے؟
زنانوں نے جواب دیا..... حضور بادشاہ سلامت کا حکم یہ ہے کہ دہلی سے نکل جاؤ، ہم کہاں جائیں؟ سارے ملک میں بادشاہ سلامت کی حکومت ہے، اس لئے ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جہاں سے نکلے ہیں، وہیں داخل ہو جائیں۔

عالمگیر کو ہنسی آگئی اور زنانوں کو وہاں سے بھگا دیا گیا۔
یہ ٹھیکیدار کہتے ہیں کہ ان زنانوں کو درگاہ پر آنے سے روکا جانے۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ یہ تو کھلے زنانے ہیں اور یہ ہمارے نوجوان، زنانوں کی صورتیں بنا کر اور زنانے بال بنا کر، زنانے کپڑے پہن کر بازاروں میں لٹکتے ہیں ان کا کیا علاج سوچا ہے؟
جن کو خدا نے جس تفصیل بنایا ہو، ڈارھی موٹھیں دی ہوں، چوڑا چکلا سینہ دیا ہو، بھاری بھر کم کڑا کے دار آواز دی ہو۔

یہ کہتے ہوئے شاہ جی نے اپنی مونچھوں پر تاؤ دیا، پھر ڈارھی پر ہاتھ پھیرا، پھر کندھے پر احرار کی نشانی کھماری رکھی اور اپنا چوڑا چکلا سینہ ابھارا اور فرمایا۔
"یہ جنس نقیل اگر جنس کشیف بننے لگے تو پھر اس پر میرے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم کی پھٹکار پڑے یا نہ پڑے۔ پھر یہ حدیث پاک سنائی۔

لعن اللہ المتشابہین والمتشابہات
خدا کی پھٹکار جو ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔

شاہ جی جیسا قادر الکلام اور بدلتہ سنج بے بدل خطیب کسی مسئلہ پر خطابت کا زور دکھائے اور سامعین پر بے خودی طاری نہ ہو۔؟

شاہ جی نے موضوع کی مناسبت سے ڈارھی منڈوں کا جو مذاق اڑایا تو اس کی سیدھی، زردان مسلم لیگی نوجوانوں پر پرہی جو جلسہ میں گڑ بڑ کرنے آئے تھے۔ یہ طنز سن کر ایک ایک کر کے آہستہ آہستہ یہ لوگ کھسک گئے۔

مولانا احمد سعید صاحب دہلوی بھی اسٹیج پر بیٹھے ہوئے تھے اور شاہ جی سے مولانا کی نوک جھونک ہوتی رہتی تھی۔ شاہ جی جب اپنی مونچھوں پر تاؤ دیکر اپنا سینہ ابھار رہے تھے تو مولانا احمد سعید نے اس وقت ہنسنے سے یہ شعر پڑھا۔

وقتِ پیری شباب کی باتیں

ایسی ہیں جیسے خواب کی باتیں

شاہ جی تقریر کے دوران ایک ٹنگ بھی کرتے تھے، مولانا کے شعر پر اپنے پٹھے بالوں کو جھٹکا دیا اور پیچھے مڑ کر دیکھا اور برجستہ یہ شعر پڑھا۔

مت ستا ظالم کسی کو، مت کسی کی باتے لے

دل کے دکھ جانے سے، نازاں عرش بھی بل جائے ہے

کوئی صاحب یہ کہہ سکتے ہیں کہ میں بے جوڑ باتیں بہت کرتا ہوں، لیکن کیا کروں، میں چاہتا ہوں کہ جن بزرگوں کے اخلاص اور جن کی روحانیت کا مسلمانوں نے پاکستان کے شوق میں اندازہ نہیں لگایا ان کا جتنا تعارف ہو سکے اچھا ہے تاکہ جن لوگوں کے دلوں میں اب تک غبار ہے وہ اپنے سینہ کو صاف کر لیں۔

مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کو مسلم لیگ کا اخبار اللان اور وحدت "بخار اللہ شاہ عطائی" لکھتا تھا۔ پاکستان بننے کے بعد پاکستان کے مذہبی قائدین کی جو چاندی ہوئی ہے وہ سب پر عیاں ہے۔ علماء کرام اب کوٹھیوں اور بنگلوں میں ہیں، موٹریں دروازوں پر کھڑی ہیں۔ ہوائی جہاز کے کٹ امریکہ کے، لندن کے، سعودی عربیہ اور کویت کے سرہانے رکھے رہتے ہیں۔

شاہ جی کی پیری، مریدی کا دائرہ بھی پنجاب میں وسیع تھا اور پھر مجلس احرار کے جماعتی اثرات بھی تھے اور اب بھی ہیں۔ لیکن اس مردِ درویش نے ساری زندگی ایک چھوٹے سے مکان میں گزار دی۔

(شائع شدہ ہفتہ وار "الہیوم" دلی)

ماہنامہ الفرقان، لکھنؤ کا خاص نمبر بیاد

مفکر اسلام حضرت مولانا محمد منظور نعمانی علیہ الرحمہ

مرتبہ: مولانا عتیق الرحمن سنہلی

* تاریخ ساز شخصیت کی جیتی جاگتی تصویر * ایک صدی کی سراپا جہد و عمل زندگی کی دستاویز * ہم عصر و اور ارادت مندوں کا خراج تحسین * خوبصورت یادیں، ایمان افروز باتیں، * فکر نعمانی کی جھلکیاں، حضرت نعمانی کے رشحاتِ قلم * چار رنگا دیدہ زیب ٹائٹل * سفید کاغذ * اعلیٰ طباعت * ۶۷ صفحات * قیمت = ۲۲۵ روپے۔ مع موصول ڈاک = منی آرڈر بھیج کر طلب فرمائیں۔

بخاری اکیڈمی دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان فون: 511961